روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 13۔اکتوبر 2014ء 17 ذوالحج 1435 ہجری 13۔اخاء 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 231

## نور حکمت

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ علماء کے پاس بیٹھا کرو اور ان کے قرب میں رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نور حکمت کے ذریعہ اسی طرح دلوں کو زندہ کرتا ہے جس طرح آسمان بارش کے ساتھ مردہ زمین کو نئی زندگی دیتا ہے۔

(موطا امام مالک کتاب الجامع باب طلب العلم)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب بیان فرماتے ہیں:

''اخبار بدر میں الہامات ووحی کا پروف حضور کو ملاحظہ کرا کے چھاپا جاتا تھا۔حضور کو اس قدر خیال ہوتا کہ ایک روز میں نے پروف پر سالن سے رنگین انگوٹھے کا نشان دیکھا۔معلوم ہوا کہ کھانا کھاتے تھے جو کسی نے پروف جا دیا۔آپ نے اسی وقت پڑھنا شروع کر دیا اور پڑھ کر پھر بقیہ کھانا تناول فرمایا۔''

(الحکم 21 مئی 1924ء)

''ایک بار حضور کا ہلواں کی طرف تشریف لے گئے اس روز الواح الہدیٰ کا ذکر ہوا۔فرمایا۔غریب عورتیں آجائیں بعض امراء گھروں میں انہیں بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے اور انسان کی اس کی انسانیت اور اس کے ایمان کے لحاظ سے عزت نہیں کی جاتی۔یہ بہت بڑا اخلاقی نقص ہے۔میں چاہتا ہوں۔ہر گھر میں ایک تختی لگی ہوئی ہو۔جس پر موٹے خط میں ہدایات درج ہوں۔اس روز اتفاق سے میری نوٹ بک دفتر ہی میں رہ گئی۔حضرت مفتی صاحب کے پاس بھی کوئی کاغذ یا کاپی نہ تھی عجب مشکل پیش آئی۔میں تو حیران ہی تھا۔مگر حضرت مفتی صاحب نے جھٹ ایک ٹھیکرا اٹھا لیا۔اور اس پر لکھنا شروع کر دیا۔آگے چل کر ایک پتہ سوکھا ہوا اٹھایا اور بقیہ حصہ اس پر نوٹ کیا۔یہ تاریخی چیزیں میں نے محفوظ کر لی تھیں۔اب ملتی نہیں خدا جانے کہاں بھول گئیں۔

سیر کے وقت ڈائری لکھنا بھی کارے دارد والا معاملہ تھا آنکھیں چاہتیں کہ ہم بجائے رستے کے یا نوٹ بک کے اس چہرۂ انور ہی کو دیکھتی رہیں۔چونکہ ہر ایک کی خواہش ہوتی کہ حضور کے ساتھ ہی چلے۔اس لئے ٹھوکریں بہت لگتیں۔اور عموماً پنڈلیاں اور پاؤں زخمی ہو جاتے۔خصوصاً ڈائری نویس کے جسے چلتے چلتے لکھنا پڑتا۔حضرت مفتی صاحب کا فل بوٹ البتہ کچھ بچاؤ کر لیتا۔''

(الحکم 21 مئی 1924ء)

## گناہوں سے پاک جماعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ہماری جماعت (جس سے مخالف بُغض رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ جماعت ہلاک اور تباہ ہو جاوے) کو یاد رکھنا چاہئے کہ مَیں اپنے مخالفوں سے باوجود اُن کے بُغض کے ایک بات میں اتفاق رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ یہ جماعت گناہوں سے پاک ہو اور اپنے چال چلن کا عمدہ نمونہ دکھاوے۔وہ قرآن شریف کی سچی تعلیم پر سچّی عامل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں فنا ہو جاوے۔ان میں باہم کسی قسم کا بُغض وکینہ نہ رہے۔وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری اور سچی محبت کرنے والی جماعت ہو''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 144)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

## روزانہ دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

مشعل راہ

# صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو منظور ہو جاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 14 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک موقع پر آپ (حضرت مسیح موعود) نے کسی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کسی وقت منظور ہو جائے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے نیک انسان کی یہی علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا، بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ بھی اور کھودے تو گوہر مقصود پالیوے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق وشوق سے معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔''

(ملفوظات جلد دوم ص 552)

پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سِپر کا کام دیتا ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ مغفرت اور بخشش طلب کر رہے ہوں'' تو اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔''

(ملفوظات جلد اول ص 134)

آج کل جو دنیا کی مشکلات ہیں اور ہر طرف ایک افراتفری پیدا ہو رہی ہے۔ ہر روز انسان اپنے اعمال کی وجہ سے شامت اعمال میں ہے نیا فتنہ وفساد کھڑا ہو رہا ہے۔ نئی نئی مصیبتوں کے کھڑے ہونے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں ہم احمدیوں کو خاص طور پر دعاؤں اور استغفار کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے دنیا کو بچانے کے لئے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اسے سمجھنے کی بھی توفیق دے اور اپنے لئے بہت دعائیں کرنے کی بھی توفیق دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی بدیاں ان کو معاف کر دیتا ہے کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ قرآن شریف میں یہ آیت بھی ہے کہ (۔) یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیت میں کچھ تناقض نہیں کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے اس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا ورنہ سارا قرآن شریف اس بارے میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار و استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔''

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23ص 24)

فرمایا کہ اگر گناہ پر نادم ہو پریشان ہو، شرمندہ ہو، استغفار کرے تو اللہ اس کے برے نتائج سے بچا لیتا ہے لیکن گناہوں پر اصرار نہ ہو کبھی۔ اور اگر اصرار ہوگا اور احساس ختم ہو جائے گا تو پھر حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس آیت کے مطابق پھر انسان ضرور سزا پائے گا۔

(روزنامہ الفضل 10/اگست 2004ء)

# تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

میرا اپنا نہیں کوئی تیرے سوا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں
تم سے تو نہیں مرا حال چھپا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

ترا نام غفور ہے پیارے خدا بخشش میں تجھے آتا ہے مزا
رکھ لینا غریب کا پاسِ حیا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

دلدل ہے گناہوں کی گہری ٹکتے نہیں میرے پاؤں کہیں
تو زور سے تھام لے ہاتھ مرا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

مالک مجھ سے وہ کام کرا جس سے ہو حاصل تیری رضا
لینا نا حساب کتاب مرا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

میں اپنے کئے پر نادم ہوں کر رحم مری حالت پہ سدا
مجھ سے نہ کبھی بھی ہونا خفا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

دشمن کو حسد نے اندھا کیا کرتے ہیں جفا بے خوفِ خدا
دل کرچی کرچی ٹوٹ گیا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

ظلمت کی اندھی راہوں میں نفرت کی ظالم بانہوں میں
اب ہوگیا بالکل حال بُرا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

جو گھاؤ دئے ہیں اپنوں نے گہرے ہیں ہردم رِستے ہیں
میں نے چپکے چپکے درد سہا تم سے نہ کہوں تو کس سے کہوں

**ا۔ب۔ ناصر**

# قطعہ

ساقی! ہماری جان کی پرواہ نہیں تجھے
ہم کو بنایا جام ہے، اطراف رند ہیں
دشمن ہمارے خون کے پیاسے بنے ہیں یوں
گویا کہ ہم فرات ہیں، ہم بحر ہند ہیں

**اطہر حفیظ فراز**

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 5 روپے

مکرم مبارک صدیقی صاحب۔لندن

### امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

# ایک دن کی مصروفیات کی ایک جھلک

(قسط اول)

میرا دوست مجھے اپنے بیٹے کی شادی کا کارڈ تھما رہا تھا لیکن اُس کا چہرہ کچھ مغموم اور لہجہ قدرے اُداس تھا۔ وجہ پوچھنے پر کہنے لگا کہ میری بڑی خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میرے بیٹے کی شادی میں شرکت فرماتے۔ اس سلسلے میں، میں حضور سے ملاقات کرنے بھی گیا تھا میری بڑی خواہش تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دیر تک بیٹھتا اور اپنے سارے حالات بتاتا لیکن مجھے ملاقات کے لئے صرف تین چار منٹ کا وقت ملا، ابھی میں نے اور باتیں کرنی تھیں لیکن پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مسکراتے ہوئے کمرے میں آ گئے اور ملاقات ختم ہوگئی۔

یقیناً اُس کی اُداسی میں خلوص محبت چاہت اور عقیدت چھلک رہی تھی۔ ملاقات کے جس دورانیے کا وہ ذکر کر رہا تھا میرے خیال میں وہ بڑا خوش قسمت آدمی تھا۔ وہ جن کے دیدار کے لئے نوبیل انعام یافتہ لوگ، عالمی عدالتوں کے جج، اداروں کے سربراہان، مختلف ممالک کے وزراء، دانشور صحافی ادیب، کالم نگار اور جماعت احمدیہ کے بڑے بڑے علمائے کرام ہجوم میں ایڑیاں اُٹھا اُٹھا کے دیکھتے ہوں یا مصافحے کے لئے بصد ادب و احترام قطاروں میں ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہوں، ایسے بابرکت وجود کے روبرو بیٹھ کے اُس روح پرور ماحول سے کس کا دل کرتا ہے کہ وہ وہاں سے اُٹھے۔ مجھے یاد ہے کہ اس دوست کی طرح ایک دن میں نے بھی ایسا ہی سوچا تھا لیکن پھر جب آہستہ آہستہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کو دیکھا تو جانا کہ ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی روبرو ملاقات کا ایک لمحہ اور دیدار کی ایک جھلک بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل انعام اور غنیمت ہے۔ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ ہر کسی کے مقدر میں یہ لمحہ نہیں آتا۔ دنیا بھر میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں احمدی ایسے ہیں جو امام وقت کی ایک جھلک کے لئے ترستے ہیں۔ پاکستان کے احمدیوں سے پوچھئے جن کے دل کا حال ایسا ہے کہ بقول حافظ شیرازی

تیرے فراق میں، میں ایسے اشکبار اور بیقرار ہو کے تیری راہ دیکھتا ہوں جیسے روزہ کھلنے کے وقت روزہ دار کے کان اللہ اکبر کی صدا کی طرف لگے ہوتے ہیں۔

اپنے اس مضمون میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جن مصروفیات کا ذکر میں کرنے جا رہا ہوں وہ میرے ذاتی مشاہدات کی باتیں ہیں۔ چونکہ میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں کام کرنے والا کارکن نہیں ہوں اس لئے وقت کا یا تعداد کا ذکر کرتے ہوئے کمی بیشی کا احتمال موجود ہے۔ امام زمانہ کے کروڑوں عشاق کے ہجوم میں کھڑا میں بھی ایک ادنیٰ سا کارکن ہوں۔ جس کا کہنا ہے۔

گو کہ عاشق ہزاروں کھڑے ہیں اُدھر
چشمِ تر ہم بھی جائیں گے اُس راہگزر
ہم خطا کار ہیں جانتے ہیں مگر
اُس کی پڑ جائے ہم پہ بھی شائد نظر
آؤ اُس سے ملیں

بات یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے لئے ایک شفیق باپ کی طرح ہیں اور ساری جماعت کے افراد اُن کے لئے بچوں کی طرح ہیں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ایک سال میں کل پانچ لاکھ پچیس ہزار چھ سو منٹ ہوتے ہیں۔ اب ایک شفیق باپ نے امام وقت نے، اگر پندرہ سے بیس کروڑ بچوں کو وقت دینا ہو، ان کی دین و دنیا میں کامیابی کے لئے تربیت کرنی ہو، اُن کے دکھ درد کا مداوا کرنا ہو، انہیں دنیا کے مصائب اور ابتلاؤں سے اور آزمائشوں سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہو، ان کے لئے اور اُن کی آئندہ نسلوں کی سہولیات کے لئے بڑے بڑے منصوبے بنانے ہوں تو ضرب تقسیم کے بعد ایک سال میں جتنے سیکنڈ یا سیکنڈ کا جتنا حصہ ہمارے حصے میں آتا ہے۔ ہم سب اس بات کے گواہ ہیں اور شکر گزار ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت کے باعث ہم سب کو اس سے کہیں زیادہ وقت مل رہا ہے اور صرف یہی ایک پہلو اس بات کا گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی قدم قدم پہ تائید و نصرت کے ساتھ ہی یہ سارے مرحلے طے ہوتے ہیں ورنہ اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روزانہ کی مصروفیات کو دیکھا جائے تو حسابی ضربوں تقسیموں کے مطابق یہ سب ممکن ہی نہیں ہے اور اسے معجزہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

میں اپنی بات کو آسان کر دیتا ہوں مثال کے طور پہ اگر کوئی دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے بیس گھنٹے مسلسل بھی کام کرے تو اُس کے پاس کل بارہ سو منٹ ہوں گے۔ ان بارہ سو منٹوں میں ہمارے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کے دو سو سے زائد ممالک سے آئے ہوئے تقریباً پندرہ سو خطوط دیکھنے ہوتے ہیں۔ بہت سے خطوط کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے لیکن میں اپنے مشاہدات کی روشنی میں کہہ سکتا ہوں کہ ان خطوط میں سے ایک اچھی خاصی تعداد ایسے اداروں یا اداروں کے شعبہ جات کے سربراہان کے طرف سے ہوتی ہے جسے اصل پیش کرنا ہی ضروری ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے خطوط ہوتے ہیں کہ اُن پر صرف خلیفہ وقت ہی کوئی فیصلہ صادر فرما سکتے ہیں۔ بہت سے دفتری اور انتظامی امور کے فوری فیصلہ طلب خطوط ہوتے ہیں۔ بہت سے ممالک سے امرائے کرام مربیان کرام مشنری انچارج اور مختلف شعبہ جات کے سربراہان، صدران اور منتظمین نے ایسے سوالات پوچھے ہوتے ہیں جن پر حتمی فیصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پوری دنیا میں ترقی کر رہی ہے۔ کہاں بیت بنانی ہے۔ کہاں مشن ہاؤس بنانا ہے، کیا یہ جگہ بیت کے لئے خرید لی جائے، جلسہ سالانہ کب کہاں منعقد کیا جائے سکول کہاں پہ بنایا جائے ہسپتال کہاں پہ بنایا جائے یہ ذمہ داری کس کے سپرد کی جائے فلاں ملک میں جماعت کے افراد کو کن مشکلات کا سامنا ہے فلاں احمدی اس وقت ان حالات سے دوچار ہے کیا کیا جائے دنیا فلاں فلاں خطے میں اس وقت انسانی ہمدردی کی بنیاد پہ خدمت خلق کے منصوبوں کی ضرورت ہے کیا کیا جائے۔ پیارے حضور کیا یہ کر لیا جائے کیا یہ نہ کیا جائے کب کون کیسے کہاں؟ ایسے سینکڑوں سوالات، درخواستیں منصوبے خطوط کی صورت میں سامنے ہوتے ہیں۔ اب دنیاوی ضربوں تقسیموں کے حساب سے پندرہ سو خطوط کو پڑھنے اور جواب دینے میں اگر فی خط آدھ منٹ بھی ہو تو کم از کم ساڑھے سات سو منٹ درکار ہو سکتے ہیں۔ جبکہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ بعض خطوط بہت زیادہ وقت بھی لے سکتے ہیں۔

پھر ذاتی نوعیت کے خطوط ہوتے ہیں۔ خلیفہ وقت چونکہ جماعت کے لئے ایک شفیق باپ کی طرح ہیں تو دنیا بھر سے امام وقت سے پیار کرنے والے خطوں میں اپنے دل کی باتیں دل کھول کر بیان کرتے ہیں بلکہ خط میں اپنا دل رکھ دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ انتخاب سخن کی ڈاک دیکھتے ہوئے میں نے ایک خط پڑھا جو کہ دراصل حضور انور کے نام تھا لیکن غلطی سے میری ڈاک میں شامل ہو گیا تھا۔ کسی بیٹی نے اپنے حالات کا ایسا بیان لکھا ہوا تھا کہ جسے پڑھ کے میں کئی دن تک سخت غمگین رہا کہ کوئی اتنی زیادہ مشکلات کا بھی شکار ہو سکتا ہے۔ پیارے حضور کو روزانہ ایسے بے شمار خط ملتے ہیں جنہیں اگر کوئی عام انسان پڑھے تو شائد اُس کے اعصاب جواب دے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کے طرف سے آنے والے خطوط کے جوابات دیکھ کے ہم گواہی دے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر خط پیارے حضور کی شفقت بھری نظروں سے گزرتا ہے اور ہمارے لئے دعاؤں اور برکتوں کا باعث بنتا ہے۔ پیارے حضور کو علم ہوتا ہے کہ اس وقت فلاں ملک کے فلاں شہر یا گاؤں میں فلاں بچی اپنے گھر میں خوش نہیں ہے۔ فلاں بچے کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے مالی مدد کی ضرورت ہے۔ فلاں احمدی شخص اس وقت کس مشکل میں گرفتار ہے اور فلاں بیٹی کی شادی میں تاخیر ہو رہی ہے۔

تمام اداروں کے انتظامی امور کی دیکھ بھال اور پوری جماعت کی تربیت کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کس کس طرح اور کس کس رنگ میں مستحق احباب کا خیال رکھتے ہیں اور اُن کی دادرسی کی کوشش فرماتے ہیں اُس کی فہرست کچھ ایسی طویل ہے کہ کسی کو پوری طرح علم نہیں ہے اور کسی کو بھی کانوں کان خبر نہیں ہے ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ہمارے پیارے حضور انور، حضرت اقدس مسیح موعود کے ان جذبات کی تصویر نظر آتے ہیں۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

ایشیا کے کسی دور افتادہ گاؤں سے کوئی خط ہو یا افریقہ کے کسی جنگل کی کسی آبادی سے کوئی خط ہو امریکہ سے آسٹریلیا سے یا یورپ کے کسی ملک سے، کوئی یہ تصور بھی نہ کرے کہ اس کا خط حضور انور تک نہیں پہنچے گا۔ حیرت انگیز تجربہ ہے کہ حضور انور کو دنیا کے جس خطے سے جس پوسٹ سے جس ذریعے سے جس شخص کے ہاتھ بھی خط روانہ کریں۔ اُس کا دعاؤں بھرا جواب مل جاتا ہے۔

یہ جو اوپر میں نے روزانہ خطوط کی تعداد پندرہ سو لکھی ہے بہت محتاط ہو کے اور کم سے کم لکھی ہے۔ ایک مرتبہ مکرم و محترم منیر جاوید صاحب جنہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا اعزاز حاصل ہے اُن سے اس موضوع پہ بات ہو رہی تھی انہوں نے بتایا کہ عام دنوں میں خطوط وغیرہ کی تعداد تقریباً پندرہ سو روزانہ ہے لیکن بعض دنوں میں تو ان خطوط اور فیکسز اور پاکستان سے آئی ڈاک میں شامل خطوط اور خلاصوں کی تعداد ملا کے یہ ڈاک پانچ ہزار تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ عام دعائیہ خطوط کے علاوہ دنیا بھر کے مربیان کرام امرائے کرام اور مختلف تنظیموں کے صدران وغیرہ بھی فوری نوعیت کی اطلاعات وغیرہ بذریعہ فیکس

بھجواتے ہیں اور اس طرح بعض دنوں میں ہماری فیکس مشین میں ایک دن میں کاغذوں کے دو پیکٹ سے زائد کاغذ ڈالنے پڑتے ہیں جبکہ ایک پیکٹ میں پانچ سو کاغذ ہوتے ہیں۔ یہ سب پیغامات ایسے ہوتے ہیں جو فوری توجہ طلب ہوتے ہیں اور فیکس بھجوانے والے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی کے طلبگار اور جوابی ہدایات کے منتظر بیٹھے ہوتے ہیں۔

قارئین کرام خاکسار کو ایک دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک بہت قریبی اور بچپن کے دوست کے ساتھ بیٹھنے کی سعادت ملی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن میں حضور کے دفتر میں یا غالباً گھر میں حضور کے ساتھ موجود تھا تو خطوں کا ایک پیکٹ میں نے ایک میز سے اُٹھا کے دوسری میز پہ کچھ بے احتیاطی سے رکھا تو اس پہ حضور انور نے انتہائی فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ احتیاط سے رکھیں۔ یہ خط مجھے اپنی جان کی طرح عزیز ہیں (حضور کے اصل الفاظ انہیں یاد نہ تھے لیکن اُن کا کہنا تھا کہ حضور کے کچھ ایسے جذبات تھے)

یہ خطوط جو دنیا بھر سے آتے ہیں یہ مختلف زبانوں میں لکھے ہوتے ہیں۔ ان میں اردو، انگریزی اور عربی کے علاوہ بنگلہ، رشین، فرنچ، ترکش، چائنیز، سواحیلی، جرمن، ڈچ، سپینش، البانین، بلغارین، بوسنین، انڈونیشین، فارسی، ملائی، تامل اور دیگر زبانوں میں خطوط ہوتے ہیں۔

بعض خطوط علاقائی زبانوں میں بھی ہوتے ہیں مثلاً پشتو یا سندھی میں پھر ہندوستان کی بہت سے علاقائی زبانوں میں خطوط ہوتے ہیں۔ اب ایسے خطوط کا فوری طور پر متعلقہ زبان کے ماہر سے ترجمہ کروا کے حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور اگر اُس زبان کو سمجھنے والا یہاں برطانیہ میں کوئی نہ ملے تو فیکس کر کے خط اُسی ملک بھجوا کے اُس کا ترجمہ منگوایا جاتا ہے۔ ان خطوط کی مختلف اقسام ہوتی ہیں بعض خطوط مختصر لیکن ان کے جوابات کے لئے بہت لمبا وقت اور تحقیق درکار ہوتی ہے۔ بہت سے خطوط ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا جواب دینے سے پہلے اس خط کے متعلقہ شعبہ سے رپورٹ منگوا کر پھر حضور انور جواب دیتے ہیں۔ خطوط کی سینکڑوں اقسام میں سے ایک قسم کا ذکر کرتا ہوں۔ بعض لکھنے والوں نے حضور انور سے ہومیو پیتھی نسخہ تجویز کرنے کی درخواست کی ہوتی ہے۔ اب بعض احباب کو تو حضور انور خود نسخہ تجویز فرما دیتے ہیں لیکن بعض پیچیدہ بیماریوں کی تشخیص اور دوائی تجویز کرنے کے لئے خط ہومیو پیتھی کے شعبہ کو بھجوایا جاتا ہے اور وہ اس پر مکمل تحقیق کر کے رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

پھر اس رپورٹ کے پیش نظر حضور انور جو ادویات تجویز فرماتے ہیں وہ خط میں لکھ کے انہیں خط کا جواب دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قدم قدم پہ ہمارے پیارے امام کا حامی و مددگار رہے آپ دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں دنیا بھر سے آئے ہوئے خطوط کے خلاصے یا تفصیلات اور اطلاعات دوران سفر بھی آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں اور حضور ہدایات لکھواتے جاتے ہیں اور جیسا کہ اوپر عرض کیا کہ ان خطوط کے لئے ہی اگر دیکھا جائے تو ایک دن میں کم ازکم سات آٹھ سو منٹ درکار ہو سکتے ہیں۔

یہ وہ خطوط ہیں جو براہ راست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام دنیا بھر کے احمدیوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اب ان خطوط کے علاوہ ہر شعبے اور ادارے کی اپنی ڈاک بھی ہوتی ہے جو ان کے سربراہ اپنے ساتھ لے کے حضور انور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور حضور انور سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ قارئین کرام اتنے زیادہ خطوط اور ان کے کے ایسے پیارے دعاؤں بھرے شفقتوں بھرے محبتوں بھرے جوابات یقیناً یہ سب اللہ تعالیٰ کی خاص مدد کے ساتھ ہی ممکن ہے۔

پھر موسم گرم ہو یا برفباری ہو تیز بارش ہو یا ہوائیں چل رہی ہوں حضور انور دفتر میں موجود ہوں یا آسٹریلیا سے دو دن کا سفر کر کے بیت فضل لندن پہنچے ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھاتے ہیں۔ ایک نماز کی تیاری وضو اور پڑھانے میں اگر کم ازکم بیس منٹ بھی لگیں تو پانچ نمازوں کے لئے ایک سو منٹ درکار ہیں۔ سنتیں نوافل تہجد قرآن پاک کی تلاوت الگ سے ہیں۔ بعض نمازوں کے بعد نکاح پڑھانے، قرآن پاک کی تقاریب آمین اور نماز ہائے جنازہ ان کے علاوہ ہیں۔

ان سینکڑوں خطوط کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ، روزانہ دن بھر بہت سی دفتری ملاقاتیں بھی ہیں جن میں دنیا بھر میں ہونے والے پروگراموں کی تفصیلات طے کرنا اور منظوری عطا فرمانا بھی شامل ہے۔ آپ سب جانتے ہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کس طرح منظّم طریقے سے اور امام وقت کی نگرانی میں ہر کام سرانجام دیتی ہے۔ تعلیم وتربیت، قران پاک کی دنیا بھر میں اشاعت اور خدمت انسانیت کے منصوبہ جات کی تیاری اور منظوری کے مراحل مہینوں بلکہ سالوں پہلے سے شروع ہو جاتے ہیں۔ صدر انجمن کا ادارہ ہے جس کے ماتحت درجنوں ادارے ہیں، تحریک جدید کا دفتر ہے جس کے ماتحت کئی ادارے ہیں، وقف جدید کا دفتر ہے جس کے ماتحت کئی شعبے ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل ایک بڑا وسیع ادارہ ہے اور تمام تر پروگراموں کی تفصیل حضور انور کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے اور راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ وکالت التبشیر کا ادارہ ہے جو دنیا بھر میں مربیان کرام اور دو سو ممالک میں ہونے والوں پروگراموں کے بارے میں حضور انور سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ وکالت مال ہے، امام صاحب کا دفتر ہے، دنیا بھر میں خدام انصار لجنہ کی ذیلی تنظیمیں ہیں، دو سو سے زائد ممالک کے امراء ہیں۔ دنیا بھر میں بیوت الذکر بن رہی ہیں ہسپتال بنائے جا رہے ہیں قرآن پاک کی اشاعت کے لئے پرنٹنگ پریس لگائے جا رہے ہیں خدمت خلق کے ادارے ہیں صحت کے ادارے ہیں تعلیم کے ادارے ہیں تربیت کے ادارے ہیں۔ ضیافت کے شعبے ہیں۔ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل اور البدر کے علاوہ دنیا بھر میں مختلف اخبارات رسائل اور جریدے ہیں۔ مرکزی ویب سائٹ کا ادارہ ہے۔ یہاں برطانیہ میں کل عالم تک دین کا پیغام پہنچانے کے لئے اردو انگریزی کے علاوہ عربی ڈیسک قائم ہے۔ پھر بنگلہ ڈیسک ہے، رشین ڈیسک ہے، فرنچ ڈیسک ہے، چائنیز ڈیسک ہے اور ترکش ڈیسک ہے اگر سارے شعبوں کے نام لکھنا شروع کروں تو اس کے لئے ایک الگ فہرست چاہئے۔ یہ تمام ڈیسک یہ تمام شعبہ جات اپنی اپنی زبانوں میں قرآن پاک کی تعلیم عام کرنے کے لئے اور احمدی احباب اور ساری دنیا کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے حضور انور کی راہنمائی میں مصروف عمل ہی رہتے ہیں۔

صرف ایک ملک برطانیہ کی مثال لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ سرزمین برطانیہ کی خوش بختی ہے اور جماعت احمدیہ برطانیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ملک میں رہائش پذیر ہیں اس لئے اس برکت سے اس اعزاز کی وجہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے تمام شعبہ جات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی براہ راست راہنمائی میں کام کرتے ہیں۔ یہاں برطانیہ میں ہر لوکل صدر جماعت اور اُس کی مجلس عاملہ کی منظوری بھی حضور انور کی اجازت سے ہوتی ہے اور یہاں کے تمام شعبہ جات مثلاً شعبہ امور عامہ شعبہ رشتہ ناطہ شعبہ تعلیم و تربیت شعبہ دعوت الی اللہ غرض ہر شعبہ براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ پھر یہاں برطانیہ میں بھی دیگر ممالک کی طرح، جہاں بہت بڑے بڑے ادارے ہیں وہیں پہ چھوٹے پیمانے پہ بہت سی ایسوسی ایشنز ہیں۔ مثلاً ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن ہے، آرکیٹیکٹ اور انجینئروں کی ایسوسی ایشن ہے وکلاء کی ایسوسی ایشن ہے ٹیچرز ایسوسی ایشن ہے تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ہے۔ اتنے شعبہ جات ہیں کہ ان کی باقاعدہ ایک لمبی فہرست چاہئے۔ ہر شعبہ اپنی اپنی ڈاک اپنی اپنی تجاویز اور اپنی رپورٹس ہاتھ میں تھامے حضور انور سے ملاقات کا وقت لے کر ملاقات میں یا بذریعہ خط و کتابت ہدایات لے رہا ہوتا ہے۔

صرف برطانیہ میں ہی ایسے بہت سے شعبہ جات ادارے اور تنظیمیں ہیں جن کے انچارج اپنے اپنے جماعتی کاموں کے لئے اکثر و بیشتر حضور انور سے ملاقات کر کے راہنمائی لینا چاہتے ہیں پھر آپ سب جانتے ہی ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ کہنے کو یہ تین دن کا جلسہ ہوتا ہے لیکن حضور انور کی راہنمائی میں سارا سال اس پہ کام ہوتا ہے اور اس کے منتظمین حضور انور سے ملاقاتیں کر کے ہدایات لیتے رہتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مہمانوں کی سہولیات کا خیال رکھنے کے لئے اتنی تفصیل سے انتظامات کا جائزہ لیتے ہیں اور ہدایات فرماتے ہیں کہ بتانے والے بتاتے ہیں کہ ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ جلسے پر آنے والا ہر مہمان پیارے حضور کا ذاتی مہمان ہے۔ پھر جلسہ سالانہ کے انعقاد سے ایک ہفتہ قبل آپ ہر شعبے میں جا کے خود انتظامات کا جائزہ فرماتے ہیں اور بہتری پیدا کرنے کی ہدایات جاری فرماتے ہیں۔ اُس ایک دن میں حضور بیت فضل لندن، بیت الفتوح، ٹلفورڈ اسلام آباد اور جلسہ سالانہ کے مقام حدیقۃ المہدی آلٹن سرے میں تشریف لے جا کے ہر شعبے کا جائزہ لیتے ہیں اور محدود وقت میں اتنی تیزی سے چلتے ہوئے ہر ہر شعبے کا جائزہ فرماتے ہیں کہ حضور انور کے ساتھ چلنے والے بعض اوقات شدید تھک جاتے ہیں۔

اب دنیا کے دو سو ممالک کے سینکڑوں اداروں کے ہزاروں شعبہ جات کو ہدایات جاری کرنا ان سے معلومات حاصل کرنا ان کی تجاویز کا جائزہ لینا اور مختلف پروگراموں اور فلاحی منصوبہ جات کی منظوری عطا فرمانا ان اداروں کی طرف سے آئی ہوئی رپورٹوں کو ملاحظہ فرمانا ان تمام کاموں کے لئے روزانہ اگر مختلف اوقات میں دس گھنٹے بھی صرف کئے جائیں تو اس کے لئے چھ سو منٹ درکار ہو سکتے ہیں۔

ان ساری مصروفیات میں جہاں پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اہم شعبوں کو وقت دیتے ہیں وہیں پہ چھوٹے پیمانے کے شعبہ جات بھی براہ راست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات سے فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ خاکسار نے کسی جماعتی کام کے سلسلے میں ملاقات کی درخواست بھجوائی تو جواب آیا کہ ”مصروفیت بہت زیادہ ہے انشاء اللہ آئندہ“ میں بھی صبر کر کے خاموش بیٹھ گیا۔ اُس کے کوئی پانچ ماہ بعد خاکسار ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ نجانے کیوں لیکن میرا غالب گمان تھا کہ حضور انور کو اتنی مصروفیات میں کہاں یاد رہا ہو گا کہ کبھی کسی نے فلاں کام کے لئے ملنے کی درخواست بھجوائی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ملنے کی درخواست کی تھی اُن دنوں میں بہت مصروف تھا لیکن اُس کے بعد آپ آئے ہی نہیں، رابطہ ہی نہیں کیا۔ میرا حال مت پوچھئے حافظ کے اُس شعر کا مفہوم میرے ذہن میں گھوم گیا کہ جب تیرے پیارے کو تیرے دل کے حال کا علم ہے تو کچھ اور آرزو کی ضرورت کیا ہے۔ ہاں اس سوچ میں ضرور پڑ گیا کہ ان پانچ چھ مہینوں میں کتنے ہی بڑے بڑے عہدوں پر فائز اور عام قسم کے بھی افراد پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے ہوں گے یا انہوں نے ملنے کی درخواست کی ہو گی۔ حضور انور بیرون ملک دورے پر بھی گئے جہاں بہت سے لوگوں نے ملنے کی درخواستیں کی ہوں گی یا ملے ہوں گے۔ جرمنی کے جلسہ سالانہ میں

بھی شرکت فرمائی تھی جہاں ہزاروں افراد جماعت تھے۔ کتنے ہی اہم منصوبوں پر بات چیت ہوئی ہوگی ان مصروفیات میں بھی ایک معمولی کارکن، عام فردِ جماعت یاد رہا۔ میں اور کیا کہوں سوائے یہ کہ الحمدللہ رب العالمین۔

پیارے حضور کے ایک دن کی مصروفیات کی بات ہو رہی تھی۔ ہر شام کو احمدی افراد اپنے پیارے محبوب امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور دیدار کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں۔ اگر ملاقات کی عام اجازت ہو تو شائد بیت فضل لندن کی اردگرد کی گلیوں میں ٹریفک کا نظام مشکل کا شکار ہو جائے اور یہاں وانڈز ورتھ کی ساری ٹریفک پولیس کو صرف ان گلیوں میں ہی تعینات کردیا جائے۔ محدود وقت کے باعث اور سب کو برابر موقع دینے کے لئے ہر روز شام کو عام طور پہ کوئی بیس کے قریب خاندان یا انفرادی طور پر احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں۔ اگر ایک خاندان میں اوسطاً تین افراد بھی ہوں تو کوئی پچاس ساٹھ افراد روزانہ ملاقات کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ان ملاقاتوں کے لئے اندازاً ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ مختص ہوتا ہے۔ اگر ملاقاتیوں کی تعداد پر وقت کو تقسیم کیا جائے تو ایک ملاقاتی کے لئے ایک منٹ بھی نہیں مل سکتا۔ بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو بصد عقیدت واحترام اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کے لئے ہزاروں میل کے فاصلے طے کرکے ملاقات کے لئے آئے ہوتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو اپنی کسی ایسی پریشانی کا اظہار حضور انور کے ساتھ کرنے کے لئے آئے ہوتے ہیں جو وہ پوری دنیا میں کسی اور سے نہیں کرسکتے۔ بہت سے ایسے طلباء ہوتے ہیں جو اپنے مستقبل کے لئے راہنمائی حاصل کرنے آئے ہوتے ہیں۔ بہت سے والدین اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے حضور انور سے دعائیں اور راہنمائی حاصل کرنے کے لئے آئے ہوتے ہیں۔ بہت سے ملاقاتی ایسے ہوتے ہیں کہ خود اُن کی یا اُن کے بزرگوں کی دین کے لئے بہت خدمات اور قربانیاں ہوتی ہیں اور ایسے خوش نصیبوں کو بعض اوقات زیادہ وقت بھی مل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اور محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و شفایابی والی عمر دراز عطا فرمائے۔

آپ آنے والے ہر ملاقاتی کو اُٹھ کے ملتے ہیں اور ملاقاتی کے جاتے ہوئے بھی اپنی کرسی سے اُٹھ کے الوداع کہتے ہیں۔ ہر ملنے والے کی دلداری فرماتے ہیں اور سبھی محبتوں اور دعاؤں کی دولت سمیٹے ہوئے دمکتے ہوئے چہروں کے ساتھ رخصت ہوتے ہیں۔ آجکل یہاں برطانیہ میں نماز فجر کوئی ساڑھے چار بجے کے قریب ہوتی ہے اور نماز عشاء نو بجے رات۔ کوئی سولہ سترہ گھنٹے کا دورانیہ بنتا ہے۔ اتنی صبح کے جاگے ہوئے پیارے حضور اوسطاً پندرہ سو خطوط ملاحظہ کرنے کے بعد، بڑے بڑے منصوبوں کی تفصیلات جانتے ہوئے ہدایات جاری کرنے کے بعد تمام دفتری ملاقاتوں کے بعد دنیا بھر سے آئی ہوئی غم اور خوشی کی خبروں کو سننے اور ہدایات جاری کرنے کے بعد جب شام سات آٹھ بجے ہر ملاقاتی کو فرداً فرداً اپنی کرسی سے اُٹھ کے ملتے ہیں تو جہاں ہمارے دل باغ باغ ہو جاتے ہیں وہیں دل چاہتا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بصد ادب واحترام ہاتھ جوڑ کے درخواست کی جائے کہ حضور آپ ہمارے آنے پہ تشریف فرما ہی رہا کریں آپ کو دیکھ کے ہی ہماری عید ہو جاتی ہے۔ ان ملاقاتیوں کی محبتوں کے اپنے اپنے انداز ہوتے ہیں اور پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر قوم ہر ثقافت اور ہر لب ولہجے کے ملاقاتیوں سے مل کے اُن کے ماحول اور مزاج کے مطابق اُن کی دلداری فرماتے ہیں۔ ملاقاتیوں کے مزاج اور محبتوں کے انداز اور فرمائشوں کو دیکھ کے کوئی بھی زیرک انسان حضور انور کی شفقت کے ساتھ ساتھ ضبط اور حوصلے کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

امام وقت سے اپنی عقیدتوں کا محبتوں کا آپ کی دعاؤں کی قبولیت کا اظہار اپنے اپنے رنگ میں کرنے والے جہاں زیادہ تر بڑے دانشور قسم کے لوگ ہوتے ہیں وہیں پہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پیارے حضور کو کہنے کچھ گئے ہوتے ہیں اور عرض کچھ اور کر آتے ہیں۔ ایک صاحب ملاقات کے بعد باہر آئے تو اپنے آپ کو گریبان سے پکڑ کے جھنجوڑ رہے تھے۔ پوچھنے پر کہنے لگے مجھے اُردو کے بڑے بڑے لفظ بولنے کا شوق لے بیٹھا ہے۔ پیارے حضور نے دریافت فرمایا تھا کہ کیسے آنا ہوا۔ کہنا یہ تھا کہ بس اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی زیارت کا موقع مل جائے لیکن کہہ آیا ہوں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کو زیارت کا موقع مل جائے۔ کہنے لگے کہ میری بات پر حضور بہت مسکرائے تھے اُس وقت سمجھ نہیں آیا لیکن اب سمجھ آئی ہے کہ آپ کیوں مسکرائے تھے۔ پھر کئی ملاقاتی میری طرح کے ہوتے ہیں حضور انور کا موڈ دیکھے بغیر کہتے ہیں حضور ایک تازہ غزل پیش خدمت ہے۔ کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو باادب رہتے ہوئے، شستہ اردو بولنے کی آرزو میں عقیدت میں کہہ دیتے ہیں۔ ''حضور میں ابھی کل ہی تشریف لایا ہوں۔'' ایک صاحب ملاقات کرنے گئے واپسی پہ کمرے سے نکلتے نکلتے کہہ گئے حضور دعا کی عاجزانہ درخواست ہے میرا بڑا بیٹا قید ہو گیا ہے۔ ملاقات کے بعد حضور انور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فوراً ہدایت فرمائی کہ ان کے بیٹے کا پتا کروائیں کیوں قید ہوا ہے۔ تحقیق پر پتا چلا کہ اللہ کے فضل سے اُن کا بیٹا اپنے حلقے کا قائد بن گیا ہے۔ وہ قائد کو قید کہہ رہے تھے تو پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسکراتے ہوئے مختلف زبانوں مختلف لہجوں مختلف استعدادوں مختلف مزاجوں اور مختلف ثقافتوں والے ان سب ملاقات کرنے والوں سے ایسی شفقت اور محبت سے ملتے ہیں ایسی دلداری فرماتے ہیں کہ چھوٹے بڑے سبھی دمکتے چہروں اور شاداب روح کے ساتھ واپس آتے ہیں۔ پنجابی زبان والوں سے پنجابی میں انگریزی دانوں سے انگریزی میں اور اردو بولنے والوں سے اردو میں گفتگو فرماتے ہیں اس ایک ڈیڑھ گھنٹے میں ملنے والوں کی سینکڑوں چھوٹی چھوٹی خواہشات ہوتی ہیں جنہیں حضور انور کمال خندہ پیشانی سے پورا فرماتے جاتے ہیں۔ سب بچوں کو تو چاکلیٹ ملتا ہی ہے کئی بڑے بھی فرمائش کرکے اپنی پسند کا چاکلیٹ طلب کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی کو تبرکاً پین کا تحفہ ملتا ہے تو کوئی حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کی درخواست کرتا ہے۔ کمرے سے نکلتے نکلتے بھی فرمائشیں ہو رہی ہوتی ہیں اور پیارے حضور مسکراتے ہوئے سب کی خواہشیں پوری فرماتے جاتے ہیں۔

پھر ہر جمعہ کے روز پیارے حضور تقریباً ایک گھنٹہ کھڑے ہوکے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں جبکہ ہم سننے والے بیت الفتوح یا بیت الفضل کے نرم و گداز قالین پر بیٹھ کے سنتے ہیں یا دنیا کے دیگر ممالک کی احمدیہ بیوت الذکر میں یا گھروں میں احباب آرام سے بیٹھ کے سنتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کے حوالے سے محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے بات ہو رہی تھی آپ نے بتایا ہر جمعہ کے لئے حضور انور خطبہ جمعہ خود ہاتھ سے تحریر فرماتے ہی ہیں اس کے علاوہ سارا ہفتہ اس کے لئے نوٹس بھی خود لکھتے جاتے ہیں اور قرآن پاک سے اور احادیث سے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب سے حوالہ جات بھی زیادہ تر خود تلاش کر کے تحریر فرماتے جاتے ہیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ بہت مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمیں خطبہ کے مضمون کا تو کیا موضوع تک کا بھی معلوم نہیں ہوتا اور حضور انور جمعہ کے روز بیت الفضل سے بیت الفتوح تشریف لے جاتے ہوئے بھی خطبہ کے لئے نوٹس تحریر فرماتے جاتے ہیں۔

☆...☆...☆

# خطبہ نکاح مورخہ 15۔اکتوبر 2013ء

## بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 اکتوبر 2012ء بروز سوموار بیت فضل لندن میں ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سعدیہ ریحان بنت مکرم عبدالرشید ریحان صاحب برمنگھم کا عزیزم زبیر احمد بٹ ابن مکرم منیر احمد بٹ صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح اور شادی جیسا کہ خطبہ کی آیات سے ظاہر ہے یہ ایک ایسا معاہدہ ہے، ایسا Bond ہے جو صرف لڑکے اور لڑکی میں نہیں بلکہ دو خاندانوں میں بھی قائم ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے اور اس رشتہ کو سچائی پر قائم کرنا ہوتا ہے۔ پس لڑکا اور لڑکی بھی ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ وہ جو ایک بندھن میں بندھ رہے ہیں، صرف ان کی آپس کی رشتہ داری قائم نہیں ہو رہی بلکہ لڑکی کے رحمی رشتہ داروں کی لڑکے کے ساتھ اور لڑکے کے رحمی رشتہ داروں کی لڑکی کے ساتھ بھی رشتہ داریاں قائم ہو رہی ہیں اور اسی طرح دونوں خاندانوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اس رشتہ کی وجہ سے منسلک ہو رہے ہیں۔ اس لئے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر اس چیز کا خیال رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوتے ہیں اور ان میں سے پیدا ہونے والی جو اولادیں ہیں وہ بھی نیکیوں پر قائم ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور یہ جوڑا ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والا ہو اور پیار اور محبت کی زندگی گزارنے والا ہو۔ ان کی نسل میں سے بھی نیک اور صالح اولاد پیدا ہو۔ اب ان چند الفاظ کے ساتھ میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

بقیہ از صفحہ 6

کریں اور پھر اس کے مطابق بچوں کا خیال رکھیں تاکہ اگر کوئی خرابی یا جھول ہو تو اس کا بروقت انسداد یا مداوا ہو سکے اور بچوں کا Career (انداز زیست) تباہ ہونے سے بچ جائے۔

آخر میں سب سے بڑھ کر اور سب سے اہم اور بابرکت امر دعا کا مؤثر ہتھیار ہے اور اس بارہ میں زیادہ کہنے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سب کو دعا پر یقین کامل ہے کہ ع

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے

طلباء، والدین اور اساتذہ کو ادعونی استجب لکم کے حکم کے تحت اس سے کماحقہ استفادہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ مستجاب الدعوات کے حضور ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔

☆...☆...☆

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب

# طلباء کے مسائل اور ان کے ممکنہ حل

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے امتحان میں پاس ہونے کے لئے کئی گُر بتائے ہیں اس سلسلہ میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ امتحان دینے والے کی مثال ایک ایسے دکاندار کی سی ہے جس کے پاس ہر قسم کا مال موجود ہے اور مال کی بہتات ہے لیکن اس نے اپنے مال کو دکان میں کسی اچھی ترتیب سے نہیں رکھا اور نہ ہی اس کی صفائی کا خیال کیا ہے بلکہ اس کا مال ایک بے ترتیب ڈھیر اور بے ڈھنگے انبار کی صورت میں بے ترتیبی اور ابتری کے ساتھ گرد وغبار سے اٹا ہوا ہے اور ادھر ادھر پڑا ہے تو اس طرح کا مال کبھی بھی خریدار کے لئے کشش کا باعث نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر خواہ مال تھوڑا ہو مگر ترتیب وتزئین کے ساتھ سجا کر دکان میں رکھا ہوا ہو اور ہر چیز صاف ستھری صورت ہو اور قرینہ اور سلیقہ کے ساتھ رکھی ہو تو باوجود مال کے کم ہونے کے ایسی دکان گاہک کے لئے کشش کا باعث ہوگی۔ بعینہٖ یہی امتحان دینے والے طالب علم کا ہے اگر ایک امیدوار نے اپنے پرچے میں علم تو بہت زیادہ بھر دیا ہے لیکن اس کے جوابات کا انداز زبردست نہیں پرچے میں کوئی مؤثر ترتیب نہیں۔ صفائی کا خیال نہیں۔ خط خراب ہے۔ سطریں ٹیڑھی ہیں، حاشیہ اچھی طرح نہیں چھوڑا اور دیگر ضروری امور کا خیال نہیں رکھا گیا تو باوجود اس کے کہ پرچے میں بہت کچھ علم ٹھونس دیا گیا ہے وہ ممتحن پر اچھا اثر نہیں چھوڑے گا۔ لیکن دوسری طرف اگر کسی طالب علم کا انداز درست ہو اس نے ترتیب کا خیال رکھا ہو۔ صفائی کی طرف توجہ دی ہو۔ خط صاف اور سطریں سیدھی ہوں۔ حاشیہ چھوڑا ہو اور دیگر ضروری امور کا خیال رکھا ہو تو باوجود علم کی کمی کے ممتحن ایسے پرچے کو دیکھ کر خوش ہوگا اور ظاہر ہے کہ ایسا طالبعلم نمبر بھی زیادہ حاصل کرے گا۔ حضرت میاں صاحب کا یہ گرانقدر مضمون ہر طالب علم کو عموماً اور امتحان کے وقت خصوصاً پیش نظر رکھنا چاہئے۔

عموماً یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اکثر وبیشتر طلباء اپنی پڑھائی میں افراط وتفریط کا شکار ہوتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ بعض طالبعلم امتحان کے دنوں میں عموماً اتنی زیادہ پڑھائی کرتے ہیں کہ نہ تو صحت کا خیال رکھتے ہیں نہ روزمرہ کے دیگر مشاغل کا بس ایک ہی دھن ان پر سوار ہوتی ہے پڑھائی پڑھائی۔ اس کے برعکس بعض ایسے ہیں جو اپنی چال وہی رکھتے ہیں جو نہ تو متوازن ہوتی اور نہ منزل شناس بس وہی ہے چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے والا معاملہ ہوتا ہے اور یہ دونوں صورتیں (یعنی افراط وتفریط والی بھی) کوئی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کرسکتیں۔

محنت اور پڑھائی تدریجی اور ارتقائی ہونی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ بھرپور اعتماد اور مکمل یقین بھی ہو۔ بعض طالبعلموں کی محنت ارتقائی اور تدریجی نہیں ہوتی اور اگر کسی حد تک وہ ایسا کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ تو انہیں اپنی کامیابی پر یقین اور اعتماد نہیں ہوتا۔ ان کی کوشش جوش سے خالی ہوتی ہے یعنی تخت یا تختہ والا معاملہ۔ یہ سوچ اور انداز فکر درست نہیں بلکہ خطرناک ہے اس لئے ایک ایسا طالبعلم ایک دو مرتبہ کی ناکامی کے بعد مایوسی و محرومی یا ذہنی انتشار کا شکار ہونے کے بعد تعلیم سے بھاگنے پر مجبور ہوجاتا ہے اور یہ سمجھنے لگتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنا اور امتحان پاس کرنا اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔

یہ صورتحال چونکہ طلباء پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ اس سنگین صورتحال کو وارد نہ ہونے دیں۔ اس سلسلہ میں والدین، سرپرست اور اساتذہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ طلباء کو اس قسم کے حالات سے دوچار نہ ہونے دیں اور ابتداء ہی سے ان میں خوداعتمادی، یقین اور ثبات پیدا کریں اور طالبعلم کی ذہنی اُپج کے مطابق اسے تلقین کریں اور جب تک وہ اس اضطراب وانتشار یا گومگو کی کیفیت میں رہے یہ سلسلہ تلقین وہدایت جاری رکھیں۔

استقلال، ثبات، اعتماد سے متعلق بزرگان اور مشاہیر کے واقعات اسلامی تعلیم اور بڑے بڑے لوگوں نے جس طرح مایوسی وانتشار اور موانع کے باوجود علم حاصل کیا اور بلند مرتبہ پایا اس کا بڑے احسن پیرایہ میں ذکر کیا جائے۔

☆خیرالامور اوسطھا حدیث نبویؐ کی تشریح کریں غرضیکہ ہر ممکن سعی کریں کہ طالبعلم اپنی روش سے ہٹنے نہ پائے اس کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئے اور وہ منزل کی سمت رواں دواں رہے تا آنکہ اپنا مقصد و مدعا حاصل کرے دعا کا پہلو تو بہرحال ان سب سے اعلیٰ اور اہم ہے۔

☆والدین سرپرستوں اور اساتذہ کی بات چلی ہے تو یہ بے محل نہ ہوگا کہ انہیں یہ بتا دیا جائے کہ طلباء کی صحیح راہنمائی اور درست سمت کی نشاندہی بھی انہی کا فرض ہے اور جس کا ہمارے معاشرہ میں فقدان ہے۔

☆ایک اور بات جو اکثر وبیشتر ہمارے ماحول میں نمایاں ہے وہ ہے غیر حقیقی خواہش، یعنی ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا یا عزیز ڈاکٹر یا انجینئر بنے اور ہر قیمت پر ایسا ہو۔ اس قسم کی خواہش رکھنا یا سوچنا کسی حد تک مستحسن ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی مدنظر رہے کہ بچے کا میلان طبع کس طرف ہے بڑی احتیاط اور پوری توجہ سے یہ معلوم کیا جائے کہ بچے کا رجحان کس مضمون کی طرف ہے وہ کون سی لائن پسند کرتا ہے۔ اس کا میلان کیا ہے اس کی موزونیت طبع کو مدنظر رکھنا چاہئے ورنہ ہم اس سے ایسا کام کروا رہے ہوں گے جو اس کے اختیار میں نہیں اور وہ بے دلی پژمردگی اور مارے باندھے وہ کام کر تو رہا ہوگا لیکن اس کی کامیابی اور منزل تک پہنچنے کے امکانات بہت ہی کم بلکہ مفقود ہوں گے اور ہوسکتا ہے کہ اس کے نتیجے میں ناکامی کے علاوہ وہ ذہنی انتشار کا شکار بھی ہوجائے۔

☆بچوں کی ذہنی نشوونما (بچوں سے مراد طالب علم ہیں) میں اساتذہ والدین اور سرپرستوں کا بسااوقات منفی اور غلط رویہ بھی بڑا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے جھاڑ جھپٹ ڈانٹ ڈپٹ اور تیزی وتلخ کلامی اور دیگر اس قبیل کی باتوں سے شوق کی بجائے خوف پیدا ہوتا ہے۔

☆والدین واساتذہ دونوں ابتداء ہی سے اس راہ پر قدم مارتے ہوئے سرزنش، سخت کلامی، جسمانی سزا اور دھمکی آمیز وتحکمانہ سلوک کی منازل اندھا دھند طے کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بچے کا مستقبل تعمیر کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل اس طریق سے وہ اپنے بچوں سے شوق جذبہ ہمت، اعتماد اور سب سے بڑھ کر (Initiative) تخلیق جودت نکال باہر پھینکتے ہیں اور بچے پر شعوری وغیر شعوری طور پر خوف اور ڈر مسلط ہوجاتا ہے اور اس طرح اس کی جملہ صلاحیتیں سلب ہوکر رہ جاتی ہیں۔

☆یورپین اقوام نے اس نکتہ کو خوب سمجھا ہے اور وہ بچے کی نفسیات سے پوری طرح آگاہ ہونے کے بعد اس کے لئے کوئی لائن منتخب کرتی ہیں اور اس طرح بچے کی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور وہ اپنے پسندیدہ اور حسب طبع موضوعات کو اپنا کر ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔

☆ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ ہم ایک بچے کی پوشیدہ صلاحیتوں کو یہ موقع دیں کہ وہ میدان عمل میں آئیں اور اپنی قابلیت کے جوہر دکھائیں اور اس سلسلہ میں ان کی ہر طرح حوصلہ افزائی کریں۔ ہمت بندھائیں۔......انہیں داد دیں اور فاستبقوا الخیرات کے تحت ان میں مسابقت کی روح پیدا کریں تاکہ وہ تعلیم کی اعلیٰ سے اعلیٰ منازل سے ہمکنار ہوں۔

☆ایک اور چیز جو کینسر کی طرح ہمارے تعلیمی ماحول میں رچ بس چکی ہے وہ ٹیوشن کا رواج ہے۔ آج کے دور میں ٹیوشن ہر بچے کا پیدائشی حق سمجھا جاتا ہے اور بچے اس کے والدین یا سرپرستوں اور اساتذہ میں یہ تاثر شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے کہ ٹیوشن کے بغیر کوئی بچہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔

☆اس ضمن میں جہاں کسی حد تک اساتذہ اس کی زد میں آتے ہیں وہاں بڑی حد تک والدین یا سرپرست اس کے ذمہ دار ہیں۔ ٹیوشن کی وجہ سے بچوں کے اندر خوداعتمادی، شوق مقابلہ اور مسابقت کی روح ختم ہوکر اندھی تقلید اور ذہنی غلامی پیدا ہوتی ہے اور بچے لکیر کے فقیر بن کر رہ جاتے ہیں اور یہ امر ایک ترقی پذیر معاشرہ اور الٰہی سلسلوں کے لئے مفید نہیں۔ البتہ پرائیویٹ ٹیوشن محدود رنگ اور غیر معمولی حالات میں اس وقت جائز ہے جب ایک طالبعلم کسی ناگزیر مجبوری کی وجہ سے مجوزہ نصاب کا کچھ حصہ خود سمجھنے کے قابل نہ ہو۔ بیماری یا کوئی اور امر مانع ہو یا وقت کی تنگی کے پیش نظر وہ ایسا کرے یہ امر بھی خاصا تکلیف دہ ہے کہ بعض ناشروں نے خلاصوں اور ٹیسٹ پیپرز کو امتحان کے لئے ضروری قرار دے دیا ہے اور اس طرح ناشرین کتب بعض اساتذہ کو رقم دے کر خلاصے اور ٹیسٹ پیپرز تیار کروا کر منہ مانگے دام کھرے کرتے ہیں اور طالبعلم بیچارہ مجوزہ نصاب، امتحانی گیس پیپرز اور خلاصہ جات وغیرہ کی بھول بھلیوں میں چکرا کے رہ جاتے ہیں جبکہ ایک اچھے طالبعلم کو چاہئے کہ وہ اصل نصاب کا مطالعہ کرے اور دیگر اضافی کتب سے مستفید ہو۔

## اساتذہ کی ذمہ داریاں

اگر ہمیں طلباء کو خلاصوں Guides اور Keybooks سے دور رکھنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے اساتذہ پوری تیاری اور دیانتداری سے اپنے لیکچرز تیار کیا کریں۔ کلاس کے دوران ہر چیز کو واضح رنگ میں پیش کریں اور طلباء کسی قسم کی تشنگی محسوس نہ کریں انہیں کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت پیش نہ آئے سوائے بعض اہم حوالوں کے جن کا اساتذہ نے ذکر کیا ہو۔ گویا اساتذہ کو اپنا فرض منصبی احسن رنگ میں ادا کرنا چاہئے جیسا کہ معروف انگریزی شاعر John Millon نے بھی ذکر کیا ہے کہ ان کے اندر High Seriousness of Purpose ہونا چاہئے۔

اس ضمن میں مجھے اپنے فاضل استاد پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کی فکر انگیز بات یاد آرہی ہے۔ خاکسار کا ٹی آئی کالج ربوہ میں بطور لیکچرار پہلا یا دوسرا سال تھا۔ میں نے گیارھویں جماعت کے لئے انگریزی کا پرچہ تیار کیا اور اسے دینے کے لئے ان کے کمرہ میں حاضر ہوا۔ پروفیسر صاحب کیمسٹری کے استاد ہونے کے علاوہ کنٹرولر امتحانات بھی تھے۔ میں نے انہیں بارھویں کلاس کی کیمسٹری کی کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے پایا۔ انہیں اس حالت میں دیکھ کر عاجز نے ڈرتے ڈرتے استفسار کیا ”خان صاحب آپ اتنے لمبے عرصہ سے پڑھا رہے ہیں اور یقیناً ہر چیز آپ کو پوری طرح ازبر ہوگی۔ کیا آپ کو اب بھی کلاس کے لئے اتنی زیادہ تیاری کرنی پڑتی ہے؟

اس پر انہوں نے جواب دیا۔ عزیزمن! میں 58 یا 59 برس کا ہوں، تدریس کا چالیس سالہ تجربہ ہے۔ جلد ریٹائرڈ ہونے والا ہوں۔ لیکن یہ ہمیشہ سے میری عادت ہے کہ ہر پیریڈ سے پہلے میں اس کی مکمل تیاری کرتا ہوں۔ ایک تو اس مقصد سے کہ طلباء کو مطمئن کروں اور دوسرا اس ممکنہ خدشہ کے پیش نظر بھی کہ لیکچر کے دوران کوئی طالب علم مجھ سے ایسا سوال نہ کر ڈالے جس کا میرے پاس شافی جواب نہ ہو اور مجھے کلاس کے سامنے خفت نہ اٹھانی پڑے۔ خاکسار نے ان کی اس نصیحت کو پلے باندھا اور اس پر عمل پیرا ہونے کی جس حد تک ممکن ہوا کوشش کرتا رہا۔

زیرنظر مضمون میں والدین، سرپرستوں اور اساتذہ کے لئے بعض امور بیان کئے گئے ہیں اور یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ قابل صداحترام بزرگان طلباء کے مسائل میں گہری دلچسپی لیں۔ عام طور پر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ عدم دلچسپی اور اپنے بچوں کی تعلیمی حالت کے بارہ میں عموماً لاتعلقی کا رویہ روا رکھتے ہیں۔ بچوں کی تعلیمی حالت اور دیگر معاملات سے متعلق مکمل رپورٹ بھرپور تجزیہ اور مفصل کیفیت والدین یا سرپرستوں کے علم میں ہونی ضروری ہے تاکہ وہ موقع کی مناسبت سے کوئی قدم اٹھا سکیں جہاں اساتذہ حضرات کا فرض منصبی ہے کہ وہ والدین یا سرپرستوں کو طلباء کے کوائف سے مسلسل آگاہ کرتے رہیں وہاں والدین یا سرپرستوں کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ وقت نکال کر تعلیمی اداروں میں خود جا کر متعلقہ اساتذہ سے اپنے بچوں کے بارہ میں صحیح صحیح رپورٹ حاصل

باقی صفحہ 5 پر

# وقار عمل کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ہماری گلیوں کو دیکھو راستوں میں پاخانہ پھرا ہوا ہوتا ہے حالانکہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اگر کوئی راستہ میں پاخانہ پھرتا ہے تو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ دوسری طرف آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص راہ سے کانٹے، اینٹیں اور دوسری ایذاء دینے والی چیزیں ہٹاتا ہے تو ہر کام کے بدلہ میں اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ گویا رسول کریم ﷺ نے رستوں میں گند پھینکنے کا نام لعنت اور صفائی کرنے کا نام نیکی رکھا ہے اب اگر کوئی بادشاہ بھی ہو اور وہ رستوں کی صفائی کرے تو کتنی نیکیاں ہیں جو مفت میں اُسے مل سکتی ہیں۔ مگر یہاں تو ابھی بہت چھوٹے پیمانے پر کام شروع کیا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ ہفتہ میں ایک گھنٹہ کام کیا جائے۔ اگر قادیان کے لوگ اس کام کو جاری رکھتے تو میں باہر سے آنے والوں کو ملامت کر سکتا مگر مجھے افسوس ہے کہ قادیان والوں نے بھی چند دن اس مطالبہ کے ماتحت کام کر کے چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا ہے جب پہلے دن میں نے کسّی پکڑی اور مٹی کی ٹوکری اٹھائی تو کئی مخلصین ایسے تھے جو کانپ رہے تھے اور وہ دوڑے دوڑے آتے اور کہتے حضور تکلیف نہ کریں، ہم کام کرتے ہیں اور وہ میرے ہاتھ سے کسّی اور ٹوکری لینے کی کوشش کرتے لیکن جب چند دن میں نے ان کے ساتھ مل کر کام کیا تو پھر وہ عادی ہو گئے، اور وہ سمجھنے لگے کہ یہ ایک مشترکہ کام ہے جو ہم بھی کر رہے ہیں اور یہ بھی کر رہے ہیں تو اس طرح کام کرنے کے نتیجہ میں اخلاق کی درستی ہوتی ہے اور قوم کا معیار بلند ہوتا ہے۔ اگر ہفتہ میں ایک دفعہ ایسے مفت کے مزدور مل جائیں تو خود ہی اندازہ لگاؤ صفائی میں کس قدر ترقی ہو جائے۔ پھر اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ وہ خلیج جو امیروں اور غریبوں کے درمیان حائل ہے اور جسے ہم پاٹنا چاہتے ہیں اس خلیج کو دور کرنے میں ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ پس ایک طرف میں ملامت کرتا ہوں امور عامہ کو کہ اس نے ایسے اچھے اور نیک کاموں کے بجالانے میں سُستی کی، اور دوسری طرف یہاں کی جماعت کے دوستوں اور باہر کے احباب کو بھی اس مطالبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ (خطبات شوریٰ جلد دوم صفحہ 236)

(مرسلہ: نظارت تعلیم ربوہ)

# مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0092 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

# اطلاعات واعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## بیت الطاہر

## دار الفضل غربی کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل سے محلّہ دار الفضل غربی طاہر کو اپنے حلقہ کی بیت الذکر ''بیت الطاہر'' کی از سر نو تعمیر کی سعادت نصیب ہوئی، اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب مورخہ 27 ستمبر 2014ء کو بعد از نماز مغرب و عشاء بیت الطاہر میں منعقد ہوئی۔ اس کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ فضل بلاک کے سہ روزہ تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب کا بھی انعقاد ہوا۔ مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ تھے۔

تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال دار الفضل غربی طاہر نے نئی تعمیر شدہ بیت الذکر سے متعلق رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ مورخہ 9 مئی 2013ء کو محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کے ساتھ بیت الطاہر کی از سر نو تعمیر کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ اس بیت الذکر کا کل رقبہ تقریباً 2 کنال ہے۔ مسقّف حصہ 60x40 فٹ اور وسیع صحن ہے۔ 300 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ 48 لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ اس بیت الذکر کی تعمیر میں خدام الاحمدیہ کے وقار عمل کا بڑا حصہ ہے۔ جنہوں نے دن رات اجتماعی اور انفرادی وقار عمل کر کے بیت الذکر کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔

بعد ازاں مکرم منظور احمد صاحب نگران فضل بلاک نے مجلس خدام الاحمدیہ فضل بلاک کی سہ روزہ تربیتی پروگرام کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے سہ روزہ تربیتی پروگرام کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام و حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اپنی تقریر میں بیت الذکر کی تعمیر کی اہمیت اور اس کا حق ادا کرنے کے حوالے سے انصار، خدام اور اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے بعد تمام مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

## اعلان دار القضاء

(مکرمہ تنویر کوثر صاحبہ ترکہ

مکرم چوہدری محمد دین صاحب)

مکرمہ تنویر کوثر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 04 بلاک نمبر 10 محلّہ دار الصدر برقبہ 2 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ ریحانہ اعجاز صاحبہ، مکرم عرفان الدین صاحب، مکرم امتیاز احمد صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب، مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ شمیم اختر صاحبہ میرے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔

### تفصیل ورثاء

1۔ مکرم شہباز خاں صاحب۔ (بیٹا) مرحوم

### ورثاء مرحوم

i۔ مکرم مستنصر باللہ صاحب (بیٹا)
ii۔ مکرم ضیاء صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرمہ کاشفہ صاحبہ (بیٹی)
iv۔ مکرمہ آصفہ صاحبہ (بیٹی)

2۔ مکرم اعجاز احمد صاحب (بیٹا) مرحوم

### ورثاء مرحوم

i۔ مکرمہ ریحانہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)
ii۔ مکرم عثمان الدین صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرم عرفان الدین صاحب (بیٹا)
iv۔ مکرمہ سعدیہ اعجاز صاحبہ (بیٹی)

3۔ مکرم ریاض الدین صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم امتیاز احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم افتخار احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم اقبال احمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ پروین صاحبہ (بیٹی) مرحومہ

### ورثاء مرحومہ

i۔ مکرم دادن نواز صاحب (بیٹا)
ii۔ مکرم حسن نواز صاحب (بیٹا)
iii۔ مکرمہ مائرہ علی صاحبہ (بیٹی)

10۔ مکرمہ تنویر کوثر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔اکتوبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:48 |
| طلوع آفتاب | 6:07 |
| زوال آفتاب | 11:55 |
| غروب آفتاب | 5:42 |

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13۔اکتوبر2014ء

| | |
|---|---|
| 6:20 am | گلشن وقف نو |
| 7:55 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر2014ء |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 12:00 pm | بیت العطاء کا افتتاح |
| 3:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 20جون2014ء |
| 6:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 2جنوری2009ء |
| 9:00 pm | راہ ہدیٰ |
| 11:30 pm | بیت العطاء کا افتتاح |

تحریک عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔


موسم گرما کی تمام ورائٹی پرسیل جاری ہے

ورلڈ فیبرکس

ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

0476-213155

پرہیز علاج سے بہتر ہے

QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔

نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں

اوقات صبح 10:30 بجے تا 1 بجے، شام 6 بجے تا 8:30 بجے

FINE & THE BEST FB

F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ

0300-7705078

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS

23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837

Mob:03007700369

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ

PEE

نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹاٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ

پی، وی، سی لائننگ، فائبر، لائننگ

پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد

37 دل محمد روڈ لاہور۔فون نمبر:0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

DISCOUNT MART

Parfumes, Hoisery, Facials

Cosmetics, Jewelry

@ Reasonable Prices

0343-96166699, 0333-9853345

Malik Markeet Railway Road

RABWAH

ضرورت پرنسپل

ہمیں اپنے ادارے سٹی پبلک سکول فار بوائز کیلئے کوالیفائیڈ تجربہ کار، محنتی اور وقف کی روح کے ساتھ کام کرنے والے پرنسپل کی ضرورت ہے۔ خواہشمند مرد حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین سٹی پبلک سکول کے نام لکھ کر سکول کے دفتر میں 15/اکتوبر2014ء تک جمع کروا دیں۔

سٹی پبلک سکول ربوہ

047-6214399,6211499

Got.Lic# ID.541 IATA

خوشخبری

Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں

ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے

Sabina Travels Consultant

Yadgar Road Rabwah

047-6211211,6215211

0334-6389399

FR-10